بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

فون ۳۹۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۵ شوال ۱۳۹۹ھ ۲۹ ظہور ۱۳۵۸ہش ۲۹ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۹۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قرآن کریم نے اندرونی پاکیزگی کے لئے جسمانی صفائی پر زور دیا ہے

یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر نہایت قوی اثر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ ۔ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ ۔ (المدثر : ۵-۶)

ترجمہ:- اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ اور گندگی کو دُور کر۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطِّیْبَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ جَوَّادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا۔

(ترمذی - ابواب الاستیذان والادب)

ترجمہ:- سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ معزز ہے عزت کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے پس تم بھی صاف ستھرے رہا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات ہیں۔ اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض اور خشوع و خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی - روحانی خزائن جلد دہم صفحہ ۳۱۹)

"اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز مُنہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے ..... اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے مُنہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے مسواک کرنے سے مُنہ کی بدبُو دُور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں کیا بُرائی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۳)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۲۹ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

زعیم مجلس انصار اللہ محلّہ دار الیمن ربوہ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب پر دل کا شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز علی محمد صاحب ابن چوہدری مہر دین صاحب کی آنکھیں ایک حادثہ میں ضائع ہو گئی ہیں۔ احبابِ جماعت سے اُن کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

خاکسار ملک محمد ابراہیم ملتمس
زعیم حلقہ دار الیمن، ربوہ

اللہ تعالیٰ نے میرے برادرِ نسبتی محترم چوہدری محمد ادریس صاحب عابد (اکونٹنٹ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی) کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچّی کا نام ندرت ادریس تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک چھور ۱۱۷ کی پوتی اور محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچّی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(دوست محمد شاہد)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبد الحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ شوال ۱۳۹۹ھ
۲۹ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۲۹ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی جماعتوں کے دو بنیادی اوصاف

مامورینِ الٰہی کے متبعین کے کندھوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ جس حق کو قبول کرنے کی اُس نے انہیں توفیق عطا کی ہے اسے وہ دوسرے انسانوں تک پہنچائیں اور اِس موثر طریق پر پہنچائیں کہ وہ بھی اسے قبول کرلیں اور سب کے ہی حق کو قبول کر لینے کے نتیجہ میں حق پورے طور پر غالب آجائے۔

اِس عظیم ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنے کی راہ میں دو رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں اور وہ ہوتی بھی اِتنی زبردست ہیں کہ اُنہیں دُور کرنا ان کے لئے بظاہر ممکن نہیں ہوتا اور وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس محسوس کرتے ہیں۔ پہلی رکاوٹ تو یہ ہوتی ہے کہ وہ ازحد کمزور ہوتے ہیں، نہ اُنہیں کوئی قوت و طاقت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی وہ کسی قسم کے وسائل سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ دوسری رکاوٹ یا مشکل یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے وہ نہ صرف یہ کہ حق کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنی قوت و طاقت، وسائل کی بہتات اور عددی اکثریت کے بل پر حق کو مٹانے اور حق پرستوں کی ہستی کو کالعدم کر دینے پر تُلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مامورینِ الٰہی کے متبعین کی مشکل یہ ہوتی ہے کہ وہ جن کے غم میں گُھل رہے ہوتے ہیں اور جنہیں خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لانے کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں وہی ان کے درپئے آزار ہو کر انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنا رہے ہوتے ہیں۔

اِس انتہائی مشکل صورتِ حال میں مامورینِ الٰہی کے متبعین کا حوصلہ بڑھانے اور اشاعتِ حق کے اہم اور عظیم الشان کام میں انہیں ثباتِ قدم عطا کرنے والی ایک ہی چیز ہوتی ہے اور وہ ان کا یہ پختہ یقین ہوتا ہے کہ ہمارا قادر و توانا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ کی معیت ان کا واحد لیکن نہایت ہی مضبوط سہارا ہوتی ہے۔ ان کا یہ مضبوط سہارا ہی ہوتا ہے جو ہلاکت خیز طوفانوں کے مُنہ پھیر دیتا ہے اور راہ میں حائل ہونے والے ہیبت ناک پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ لیکن یہ انتہائی مضبوط سہارا محض حق کا اقرار کرنے اور ایمان لے آنے سے ہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ حاصل ہوتا ہے صبر اور تقویٰ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے نتیجہ میں۔ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ وہ پیش کرتے ہیں حق کے انتہائی طاقتور مخالفوں کے انسانیت سوز مظالم برداشت کرنے میں۔ جب وہ ان مظالم کے بالمقابل صبر کا حیرت انگیز مظاہرہ کرنے میں کمال کر دکھاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کے پے درپے جلوے ظاہر کر کے دُنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ اُس کے یہ کمزور و بے بضاعت بندے جنہیں دُنیا مکھی اور مچھر کی طرح مسل ڈالنا چاہتی ہے اکیلے اور بے سہارا نہیں ہیں بلکہ مَیں ان کے ساتھ ہوں اور مَیں ہی ان کا اصل سہارا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور اُس کا یہ سہارا صبر کے نتیجہ میں ہی انہیں میسّر آتا ہے اور اِس لئے میسّر آتا ہے کہ اُس نے خود فرمایا ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ○ (البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

دوسرا عظیم وصف جس کی وجہ سے مامورینِ الٰہی کے کمزور و بے بضاعت متبعین کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے اور ان کی ظاہری کمزوری و بے بضاعتی کو زبردست باطنی قوت و طاقت میں تبدیل کر دکھاتی ہے وہ ہے تقویٰ۔ تقویٰ کے معنے ہیں باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھنا۔ جب مامورینِ الٰہی کے متبعین مخالفین کے مظالم کے خلاف صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے کے ساتھ ساتھ باریک در باریک رگِ گناہ سے بچتے اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھتے ہوئے اعمالِ صالحہ بجا لانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے تو خدا تعالیٰ ہر قدم میں ان کے ساتھ ہوتا ہے اور انتہائی شدید مخالفت اور غایت درجہ نامساعد حالات کے باوجود انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں ایک کامیابی کے ساتھ دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ اِس لئے ایسا کرتا ہے کہ اس کا یہ پختہ وعدہ ہے اور اِس کے برخلاف وہ کبھی نہیں کرتا کہ:۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ○ (البقرہ آیت ۱۹۵)

ترجمہ:۔ اور جان لو کہ اللہ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

الغرض صبر اور تقویٰ مامورینِ الٰہی کے متبعین کے دو بنیادی اوصاف ہوتے ہیں۔ ان اوصاف کے بل پر ہی وہ انتہائی شدید مخالفت اور انتہائی نامساعد حالات کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں اور اِس لئے کامیاب ہوتے ہیں کہ ان اوصاف کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوتی ہے۔ اور جس کے ساتھ خدا ہو اُس کا دُنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اِسی لئے امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِن دو بنیادی اوصاف کی اہمیت کو واضح کر کے ہمارے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ہم ان اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کریں۔ مثال کے طور پر صبر کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا۔ صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کر کے سب پر محیط ہو جاتا ہے۔ آخر بدمعاشوں پر بھی اِس کا اثر پڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸)

اور اِسی طرح تقویٰ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) "ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸)

(۲) "آدمؑ سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی۔ فتح کی کُنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اس کو ہو سکتی ہے جس کا بحر تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہو۔ تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

صبر اور تقویٰ کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ اِن دو اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کریں کیونکہ خدا تعالیٰ نے انہیں دوسروں کے قلوب فتح کرنے کے لئے اِس جماعت میں شامل کیا ہے تا ان کے ذریعہ سے اسلام دُنیا میں غالب آئے۔ چنانچہ آپؑ نے پہلے صبر کے وصف سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سُن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اِس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھلائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بُردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اُس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اُس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اِس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۰)

اور اِسی طرح اپنی جماعت کو تقویٰ کے وصف سے متصف ہونے کی نصیحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اِس کا اُس نے (یعنی خدا تعالیٰ نے) مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

مکرم سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم تاندی (جزائر فجی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جزائر فجی میں جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے۔ اور تبلیغ و تربیت کے ساتھ ساتھ ہر مذہب اور ہر طبقہ کے اندر تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور حکم کے مطابق لوکل افریقی نسل کے کیوبیتی دوستوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل ۲۲ نوجوان مختلف جگہوں پر جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زور سے احمدیت کی طرف ان کا جھکاؤ ہے۔

تبلیغ بر موقعہ جشن صد سالہ

۱۴ مئی ۱۹۷۹ء کو فجی میں ۱۰۰ سال قبل انڈیا سے آئے ہوئے انڈین لوگوں کی یاد میں صد سالہ جشن منایا جانا تھا جس کی وجہ سے ہر ضلع میں انتظامی اور مذہبی کمیٹیاں حکومت کی طرف سے قائم کر دی گئیں۔ تاندی ضلع کی دینی کمیٹی میں احمدیت یعنی اسلام کی نمائندگی کے لئے کمشنر صاحب ویسٹرن ریجن نے خاکسار کا نام رکھا۔ اور فجی مسلم لیگ اہل سنت والجماعت کی طرف سے لیمبا سے آئے ہوئے مولوی عبد القدوس کا نام رکھا گیا اسی طرح ہر مذہب کے مشنری صاحبان کی میٹنگیں تاندی میئر کے آفس میں منعقد ہوتی رہیں۔ جن کی صدارت سوامی رودرانند اکا کرتے رہے اور فیصلہ ہوا کہ ہر مذہب کے مشنری صاحبان کو ۱۰۔۱۵ منٹ دیئے جائیں گے۔ تاکہ جشن کے موقعہ پر وہ اپنے اپنے مذہب کی باتیں بیان کریں۔ خاکسار اور مولوی عبد القدوس صاحب کو ۱۵ منٹ ملے۔ لیکن میٹنگ کے ایک ہفتہ کے بعد مولوی عبد القدوس صاحب نے سوامی صاحب کو بتایا کہ فجی مسلم لیگ کی percentage زیادہ ہے اس لئے سارا وقت انہیں دیا جائے۔ احمدی مبلغ کو ایک سیکنڈ بھی بولنے نہ دیا جائے۔

خاکسار نے یہ عرض کی کہ یہ جشن منانے کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان سے آئے ہوئے انڈین لوگوں کی آمد کی خوشی منائی جائے تو اس وقت جماعت احمدیہ کی تعداد آٹھ ہزار ہے کو اگر اس خوشی میں شامل نہ کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ۸ ہزار انڈین جن کے باپ دادا یہاں آئے تھے ان کو اس جشن میں شامل نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ اس جشن کو نہ منایا جائے۔

آخر معاملہ ڈپٹی پرائم منسٹر تک پہنچا۔ اور انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ ہر ایک فرقہ کو وقت دیا جائے گا۔ جس پر مولوی عبد القدوس صاحب اور ان کے ساتھیوں نے مشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل سارا وقت خاکسار کو مل گیا بلکہ ۵ منٹ اور زیادہ مل گئے۔

جشن کے روز کرسچن اور ہندو مذہب کے مشنری صاحبان نے بائیبل اور وید سے کچھ دعائیں پڑھ کر ایک ایک بھجن ہندی، انگریزی اور کیوبیتی زبان میں گا کر اپنا وقت ختم کر دیا۔ خاکسار نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ الحجرات کی چند آیات کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر بھجن کی جگہ سنایا۔ نظم کے بعد سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور اسلام کے زندہ خدا کو پیش کیا۔ انگریزی زبان میں "فجی جیسا خوبصورت ملک ملنے کے بعد ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں" وہ بیان کیں اور اس کے بعد کیوبیتی زبان میں بتایا کہ ہم ان ذمہ داریوں کو خدا کے انبیاء پر ایمان لا کر ہی ادا کر سکتے ہیں۔ اس ضمن ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء کی آمد خصوصی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سچا ہونا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔ اور گناہ سے پاک ہونے اور صلیب سے بچنے کی تعلیم از روئے قرآن بیان کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا از روئے بائیبل آنا بیان کیا۔ اور ان پر ایمان لانے کی تلقین کی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰۰ ہندو عیسائی غیر احمدی مسلم دوستوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا

جزائر کرون والیوڈ کے عیسائی پادریوں کا گریز

حال ہی میں خاکسار جب جزائر کرون والیوڈ کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے گیا تو ایک نومسلم احمدی کیوبیتی دوست نے اس بات کا اظہار کیا کہ لمباسہ ٹاؤن کے کیوبیتی مشنری صاحبان کے ساتھ از روئے بائیبل بات چیت کی جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہدایت پا سکیں اور یہ بات چیت ٹاؤن کے Community Hall میں ہوگی اور خاکسار کے ساتھ مکرم ممتاز احمد صاحب مقبول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ، ماسٹر محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال لمباسہ اور محبوب احمد صاحب جو کہ کیوبیتی زبان اچھی طرح جانتے ہیں ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خصوصی درخواست دعا عرض کی گئی۔ لیکن بات چیت کرنے سے ایک دن پہلے مشنری صاحبان نے بلا وجہ مباحثہ سے انکار کر کے عملاً اسلام کی صداقت کو ثابت کر دیا۔

دو قصبات میں پہلی بار تبلیغ

ناصر وانگا جہاں ایک نہایت مضبوط جماعت قائم ہے۔ جس کے اراکین نہایت مخلص فرمانبردار اور تعاون کرنے والے ہیں سے ۸ میل دور Lekutu گاؤں ہے۔ یہ کیوبیتی گاؤں ہے۔ اور اس گاؤں کے سیکنڈری سکول کے احمدی دوست مکرم شعبان شاہ صاحب اس سکول کے پرنسپل ہیں۔ خاکسار نے مکرم شعبان شاہ صاحب سے عرض کیا کہ گاؤں کے چیف اور ہیرا ماؤنٹ چیف Tunikeni اور سکول کے ماسٹر صاحبان کو کھانے پر بلایا جائے۔ تاکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ اسی طرح پروگرام کے مطابق خاکسار نے رات ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک مہمانان کرام کو انگریزی اور کیوبیتی زبان میں تبلیغ کی۔ کیوبیتی ماسٹر مکرم Tom صاحب نے تسلیم کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بائیبل سے صلیب سے زندہ اترنا اور وفات پانا ثابت ہے۔ انہوں نے قرآن پاک مانگا۔ جس پر اسی وقت تحفہ کے طور پر ان کو قرآن کریم پڑھنے کے لئے دے دیا گیا۔ امید ہے انشاء اللہ جلد بیعت کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تبلیغ بہت کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ بھائی شعبان شاہ صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔

Seqaqa ٹاؤن میں جماعت کے نہایت مخلص نوجوان برادرم مکرم محمد حنیف صاحب ابن حاجی محمد بخش صاحب مرحوم نے نیا سٹور کھولا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اس سٹور کی برکت یہ دیکھنے میں آئی۔ کہ چند روز کے بعد آپ کے سٹور پر دو کیوبیتی نوجوانوں کو بیعت کر کے اسلام میں داخل ہونے کا موقعہ ملا۔ مکرم بھائی حنیف صاحب اس بات میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں کہ ان کے سٹور پر آنے والے کیوبیتی بھائیوں کو تبلیغ کی جائے۔

اسی طرح S.D.A کے سپروائزر صاحب جو کہ خاکسار کے دوست بن چکے تھے کو ایک روز تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا اور لٹریچر دیا۔ سپروائزر صاحب فرمانے لگے کہ ضروری تھا خدا کا بیٹا صلیب پر مرتا۔ خاکسار نے عرض کیا۔ اگر صلیب پر مر گیا تو خدا کا بیٹا نہ رہا۔ کیونکہ از روئے بائیبل لعنتی ٹھہرتا ہے خدا کا روحانی بیٹا بنتا ہی اس صورت میں ہے جب انہیں صلیب سے بچایا جائے۔ اگر ضروری مرنا تھا تو از روئے انجیل رو رو کر دعائیں کیوں کی گئیں۔ اس صورت میں خوشی منانی چاہیئے تھی۔ اور یہ دعا کرنی چاہیئے تھی کہ اے خدا مجھے جلدی مار نہ یہ کہ اے خدا موت کو دور کر دے۔ پھر صلیب سے بچنے کی پیشگوئی کیوں کی گئی۔ جس پر سپروائزر صاحب بڑی سوچ میں پڑ گئے۔ اور فرمانے لگے آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میں کتب کا مطالعہ کروں گا۔ مکرم حنیف صاحب کو کہنے لگے آپ کے مشنری کی باتوں کا جواب ہمارے پاس نہیں ہے۔

لٹوکا ٹاؤن میں تبلیغ

مجلس خدام الاحمدیہ جماعت لٹوکا کے زیر انتظام عظیم الشان یوم التبلیغ منایا گیا۔ باوجود شدید بارش کے خدام بھائی وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ خدام کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک گروپ خاکسار کے ساتھ اور دوسرا گروپ مکرم بھائی محمد شفیق صاحب قائد خدام الاحمدیہ لٹوکا کے ساتھ ہو گیا۔

خدام کو تبلیغ پر روانہ ہونے سے قبل ایک ایک دلیل بائیبل سے اور قرآن کریم سے حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب سے زندہ بچنے اور کشمیر میں فوت ہونے کی سمجھا دی گئی۔ دعا کے بعد خدام بھائی تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ریس سٹینڈ۔ ایریا ہسپتال اور گھروں میں جا کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خاکسار جب ایک کیوبیتی گھر میں لٹریچر دینے کے لئے گیا۔ تو عورت کہنے لگی میرا خاوند مسلمان تھا ابراہیم نام تھا خاکسار نے نصف گھنٹہ تک بیٹھ کر اس کے پانچ بچوں کی موجودگی میں تبلیغ کی۔ اور ان کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ اس عورت نے کہا کہ بڑے لڑکے سے مشورہ کر کے بتاؤں گی۔ اس پر مکرم محمد شفیق صاحب کے گروپ نے TAVAKUBA Sea-port ایریا میں گھروں پر جا کر لٹریچر تقسیم کیا۔ اور ایک کیوبیتی مشنری صاحب سے نصف گھنٹہ تک تبادلہ خیال کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل یوم تبلیغ منانے کا بہت فائدہ ہوا۔ اور خدام میں تبلیغ کا جوش و جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔

کھیتوں میں کام کرنے والوں کو تبلیغ

aqaqa کر میں قیام کے دوران VANI VERE علاقہ جو کہ دس میل کے اندر پھیلا ہوا ہے پہلی دفعہ کھیتوں میں کام کرنے والے کسان دوستوں کو کیوبیتی زبان میں تبلیغ کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ سب کیوبیتی دوستوں نے بڑی خوشی سے لٹریچر لیا۔ اور باتیں سنیں۔

کالجوں میں تقاریر

بر موقعہ جلسہ سیرۃ النبیؐ

تاندی کے دو کالجوں کے پرنسپل صاحبان نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر مجھے تقریر کرنے کی دعوت دی ایک ایک گھنٹہ تقریر کے دوران آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق عالیہ ومحامد حسنہ کو از روئے قرآن اور تاریخ بیان کیا۔ آخر میں طالب علموں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا جن کے جوابات اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش دیئے گئے۔ ایک کیوبیتی طالب علم نے دلچسپ سوال اٹھایا۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر سب کو معاف کر دیا تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی اپنے دشمنوں کو معاف کیا۔ جس پر خاکسار نے سمجھایا کہ

۱۔ یہ درست نہیں اور شاید آپ کو بائیبل کا کم علم ہے۔ بائیبل کی کسی آیت سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اپنے دشمنوں کو معاف کرنے کا موقعہ ملا ہو۔

۲۔ بلکہ بائیبل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام ایک عاجز انسان کی طرح ماریں کھاتے رہے اور آخر یہود کے عقیدہ کے مطابق انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب پر مار کر لعنتی بھی ثابت کر دیا۔ معاف کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔

۳۔ عیسائی عقیدہ کے مطابق عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر لعنتی موت کے بعد تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ انہیں اپنے دشمنوں کے پاس آنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ اور اگر آتے تو شاید پکڑ کر وہ پھر صلیب پر لٹکا دیتے۔

۴۔ ہم احمدی مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ صلیب سے اترے اور بائیبل کے مطابق بھیس بدل کر کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں وہیں فوت ہو گئے۔ انہیں اپنے ملک تک واپس آنے کا موقعہ نہ ملا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰۰۰ طالب علموں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی تعلیم کو پہنچانے کا موقعہ ملا۔

NASONI میں ہندوؤں کو تبلیغ

NASONI میں قیام کے دوران ایک موقعہ پر چار ہندو دوستوں سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا جس میں تفصیل سے ویدوں کا خدا کی کتب نہ ہونا۔ ان میں عقل کے خلاف باتوں کا پایا جانا۔ تضادات وید اور ان کی قابل شرم اخلاقی تعلیم کو بیان کیا اس کے بالمقابل قرآن کی حسین تعلیم اور قیامت تک کے لئے آخری شریعت ہونا بیان کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت اور مساجد کو بنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

درس القرآن

ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن پاک کا درس دیا جاتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے دوستوں کو رمضان سے متعلق مسائل بیان کئے جاتے رہے۔

تعلیم القرآن کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں جگہوں مارو۔ تاندی۔ لٹوکا میں تعلیم القرآن کلاس جاری ہے۔ اس عرصہ کے دوران ۳۵ بچوں اور بڑوں کو یسرنا القرآن قاعدہ ختم کر کے قرآن پاک پڑھا دیا گیا ہے۔ ۶ بچوں نے دو دو دفعہ قرآن پاک کو ختم کر لیا ہے۔ اور مکرم بھائی عزیز خان صاحب آف مارو کے دونوں بچوں نے ۶ سال کی عمر میں قرآن پاک ختم کر لیا ہے۔ کلاس جاری ہے اور دوستوں کے اندر قرآن پاک کی محبت بڑھتی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز چند مزید بچے عنقریب قرآن کریم شروع کر دیں گے۔

SUVA میں مکرم امیر صاحب مبلغ انچارج مولانا دین محمد صاحب شاہد بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لباسہ کے دورہ کے دوران VALOCA کے مقام پر جب ۶ بچوں نے قرآن کریم شروع کیا تھا اور خاکسار کا VALOCA کا دورہ ختم ہو رہا تھا کہ بچوں کے والدین نے کہا کہ اگر مولانا صاحب رک جائیں اور سب بچوں کو قرآن کریم شروع کروا کر جائیں تو ہم بچوں کو سکول جانے سے روک لیں گے۔ خاکسار ان کے اس جذبہ تعلیم القرآن سے بہت متاثر ہوا۔ اور ایک دن اور اس جماعت میں ٹھہر گیا۔ اور سب بچوں کو اپنی نگرانی میں قرآن پاک شروع کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو قرآن پاک کے نور سے منور کرے۔ اور والدین کو جزائے خیر دے۔

اجلاس یوم خلافت

۲۴، ۲۵ اور ۲۷ مئی ۱۹۷۹ء کو تاندی۔ لٹوکا اور مارو میں بالترتیب "یوم خلافت" منایا گیا۔ "یوم خلافت" کے منانے کے سلسلہ میں محترم امیر صاحب و مبلغ انچارج مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے SUVA سے ویسٹرن ڈسٹرکٹ کی طرف تشریف لے آئے۔ امیر صاحب اور خاکسار کے علاوہ مقامی دوستوں کو تقاریر کرنے اور نظمیں پڑھنے کا موقعہ دیا گیا۔

امیر صاحب نے یوم خلافت کی اہمیت اور خلافت خدائی انعام ہے اور اس سے وابستہ رہنے والوں کا برکات حاصل کرنا اور تاریخ اسلام سے خلافت کے منکرین کے انجام کو بیان کیا۔ خاکسار نے آیت استخلاف سے اطاعت امیر و اطاعت نظام اور خلافت سے وابستہ رہنے پر زور دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کے زمانوں سے صحابہؓ کے اطاعت کے واقعات بیان کئے۔ اور حضرت علیؓ کے بعد خلافت نہ ہونے سے مسلمانوں میں انتشار کو بیان کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل سب جلسے کامیاب رہے۔ اس کے بعد امیر صاحب SUVA میں جلسہ منانے کے لئے تشریف لے گئے۔

وصولی چندہ

لمباسہ کے دورہ کے دوران ویسٹرن ریجن کی تینوں جماعتوں سے ہر ماہ دوستوں سے چندہ سیکرٹریان مال کے ساتھ مل کر جمع کیا جاتا رہا۔ اور امیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا جاتا رہا۔

تعمیر مساجد

فجی میں گزشتہ دو سال کے عرصہ میں ایک مسجد ناصر وانگا کے مقام پر مکمل ہو گئی ہے۔ یہ مسجد ناصر وانگا کے مخلص دوستوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ جماعت کے نہایت مخلص دوست مکرم حامد حسین صاحب نے بڑھ چڑھ کر اس مسجد کی تعمیر میں قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ مکرم امیر صاحب نے تشریف لا کر اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ سنگ بنیاد خاکسار نے رکھا۔ اس مسجد کی تعمیر میں سب سے بڑھ کر مالی قربانی کا مظاہرہ حاجی رحیم بخش صاحب والد محمد شمیم صاحب اور آپ کے بیٹوں نے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا نام "مسجد بلال" رکھا ہے۔ ایک بلالی روح کیوبیتی عیسائی دوست مکرم SIVA صاحب بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ ان کا نام ناصر احمد سیبا رکھا گیا ہے۔

جزائر فجی کے ہیڈ کوارٹر SUVA میں مکرم امیر صاحب کی زیر نگرانی مسجد زیر تعمیر ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے مخلصین کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

(محترم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ)

ایک دفعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور گھر کے اندر تشریف فرما تھے۔ اس وقت کسی آدمی نے دروازے پر دستک دی تو حضرت مفتی صاحب باہر آئے اور ایک شخص کو کھڑے دیکھا جو کہنے لگا کہ مجھے مولوی محمد حسین صاحب امروہوی نے بھیجا ہے اور مجھے حضور کی خدمت میں ایک بہت ہی ضروری بات کہنی ہے مفتی صاحب نے فرمایا کہ بتا دیں، واندر جاکر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ لیکن وہ شخص مصر رہا کہ نہیں مولوی صاحب نے تاکید سے کہا تھا کہ خود حضور سے جاکر کہنا۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب اندر گئے اور حضرت اقدس کی خدمت میں سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازراہِ شفقت اس شخص کو اندر بلا لیا۔

اس شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کرنا شروع کیا کہ حضور مجھے مولوی محمد حسین صاحب نے یہ پیغام دے کر حضور کی خدمت میں بھیجا ہے کہ فلاں مولوی سے میرا مباحثہ ہوا۔ میں نے بحث میں اسے ایسا لتاڑا، ایسا پچھاڑا، ایسی شکست دی، ایسا اس کا منہ بند کیا کہ اسے سانس نہیں آیا۔ جواب نہیں دے سکا اور چپ کا چپ رہ گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متبسم ہو کر فرمایا "میں نے تو یہ سمجھا کہ تم مولوی صاحب کی طرف سے یہ خبر لائے ہو کہ وہ مسلمان ہو گیا" (لطائف صادق صفحہ ۹۸)

۲۔ خدمت اقدس میں ذکر کیا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ (حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) نے اپنی جماعت کے لئے ایک الگ نام 'احمدی' کیوں رکھ لیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔

"یہ نام تو صرف شناخت کے واسطے ہے جیسا کہ مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں، کوئی اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے کوئی شافعی، کوئی اہلحدیث وغیرہ۔ چونکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمدؐ کا ظہور ہو رہا ہے، اس واسطے اس جماعت کا نام احمدی ہوا اور یہ نام اسی زمانہ اور اسی جماعت کے واسطے مقدر تھا۔ اس سے پہلے اگرچہ بعض ایسے آدمی ہوئے جو کسی جماعت کے امام تھے اور ان کے نام میں احمدؐ کا لفظ تھا، مگر کبھی خدا نے کسی جماعت کا نام احمدی مقرر ہونے دیا۔ مثلاً امام احمد بن حنبل تھے۔ ان کی جماعت حنبلی کہلائی۔ سید احمد بریلوی تھے تو ان کی جماعت مجاہدین کہلائی۔ سید احمد علی گڑھ تھے تو ان کے ہم خیال نیچری کہلائے۔ علیٰ ہذا القیاس اور کسی کا نام کبھی احمدی نہیں ہوا"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳)

۳۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تحریر فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یبعث ... (ابوداؤد) کہ خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لئے دین کو تازہ کرے گا۔ پھر رقم فرمایا: "اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۳)

۴۔ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ،

"تیرھویں صدی (ہجری) میں جا بجا یہ لوگ وعظ کرتے تھے کہ چودھویں صدی (ہجری) میں امام مہدی یا مسیح موعود آئے گا"

(ایام الصلح صفحہ ۱۸۸)

نیز فرمایا کہ "دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا۔۔۔" سو دانیال نبی نے اس کا یہ نشان دیا ہے کہ اس وقت سے جو یہودی اپنی رسم قربانی سوختنی کو چھوڑ دیں گے اور بدچلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے ایک ہزار دو سو نوے سال ہوں گے جب مسیح موعود ظاہر ہوگا۔" سو اس عاجز کے ظہور کا یہی وقت تھا کیونکہ میری کتاب براہین احمدیہ صرف چند سال بعد میرے مامور ہونے اور مبعوث ہونے کے چھپ کر شائع ہوئی ہے اور یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ ہجری میں خدا کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا"

(حقیقۃ الوحی ۲۰۰-۱۹۹)

۵۔ یہ عقیدہ بھی متفق الیہ رہا کہ: آنے والا مسیح نبی ہے۔ نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح"

(اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر ۶ صفحہ ۱۶۵)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

i۔ "میں کوئی نئی بات نہیں لایا اور نہ ہی میں نے کوئی نئی شریعت قائم کی ہے۔ میں اس شریعت کی خدمت اور تجدید کے واسطے آیا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۶۶)

ii۔ "نبی کا لفظ 'نبا' سے نکلا ہے اور 'نبا' کہتے ہیں خبر دینے کو اور نبی کہتے ہیں خبر دینے والے کو۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۶۷)

iii۔ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

iv۔ خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)

v۔ "میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرتؐ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح

(تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۸)

۶۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے استفسار کیا گیا کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟

فرمایا: اس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آوے گا اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپؐ کے بعد نہیں آسکتا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۱)

۷۔ ایک مخلص بھائی نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ایک نواب صاحب ریاست کو حضور علیہ السلام کا یہ شعر سنایا ہے

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

حضور علیہ السلام نے فرمایا "اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۶)

۸۔ خدمت اقدس میں یہ استفسار پیش

قائدین کرام!

بجٹ تشخیص کر کے جلد از جلد بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا گیا کہ (حضرت) مرزا صاحب (علیہ السلام) اپنی تصنیفات میں کہیں نبوت کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز۔

فرمایا: یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے متعلق استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوت کا مخل نہیں ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنے مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوت کے مخل ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۸۲)

۹۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "ایک دفعہ لشپ صاحب لاہور لیکچر دے رہے تھے اور اس قسم کی باتیں پیش کرتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب تو فوت ہو چکے ہیں اور ان کی مدینہ میں قبر موجود ہے مگر یسوع مسیح کی نسبت خود مسلمان بھی مانتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں وغیرہ وغیرہ اور پھر کہتے تھے مسلمانو۔ تم خود منصف بن کر دیکھ لو کہ آیا یہ باتیں سچی ہیں یا نہیں۔ تب ہمارے مفتی صاحب (حضرت مفتی محمد صادق رضؓ) آگے بڑھے اور لشپ صاحب کو کہنے لگے بتاؤ یہ باتیں قرآن شریف میں کہاں لکھی ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور عیسیٰ آسمانوں پر زندہ ہیں۔ قرآن مجید میں تو صاف طور پر عیسیٰ کی موت لکھی ہے اور آیت فلما توفیتنی اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ تب لشپ صاحب سے اور کچھ بن نہ آیا گھبرا کر کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ تم مرزائی ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۵۷)

۱۰۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "آج علی گڑھ سے ماسٹر محمد دین صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ مصر کے اخباروں میں بھی ڈوئی کے مرنے کی خبریں لکھی ہیں۔ ایک عربی اخبار تو لکھتا ہے کہ ممات ڈوئی اور دوسرا لکھتا ہے "توفی ڈوئی"

حضور نے فرمایا: "آپس میں تو انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ توفی کے معنے ممات کے ہیں لیکن ہمارے مولوی صاحبان کہیں عربی اخباروں کو پڑھ کر اس کی جگہ یہ معنی نہ کرلیں کہ ڈوئی مرا نہیں آسمان پر چلا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۴۷)

۱۱۔ حضرت اقدس کی خدمت میں ابوسعید صاحب عرب صاحب نے کشمیر کی سیاحت سے واپس آکر عرض کیا کہ کشمیر کے اندر عام لوگ تو اب تک حضرت عیسیٰ کی قبر کو پہلے کی طرح نبی صاحب کی قبر یا عیسیٰ کی قبر کہتے ہیں مگر وہاں کے علماء جو اس سلسلہ احمدیہ سے آگاہ ہو گئے ہیں انہوں نے بسبب عداوت اب ایسا کہنا چھوڑ دیا ہے تاکہ اس فرقہ کو مدد نہ ملے۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"اب لوگوں کی ایسی کارروائیوں سے کیا بنتا ہے جب کہ پرانی کتابیں جو کشمیر میں اور دوسری جگہوں میں موجود ہیں اور ایک عربی پرانی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے۔ اس میں یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر میں بتلائی ہے اور اس کا وقت بھی وہی لکھا ہے جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وقت تھا۔ عیسائی بھی تو یہاں تک قائل ہو گئے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کا حواری تھا اور اس کے نام پر سسلی میں ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے لیکن اب سوال یہ ہے کہ وہ حواری کون تھا جو شاہزادہ بھی کہلایا ہو اور نبی بھی کہلایا ہو۔ اس کا جواب عیسائی نہیں دے سکتے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۸۳)

۱۲۔ ۱۰ر مارچ ۱۹۰۸ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام معمول کے مطابق سیر کو تشریف لے گئے اور واپسی پر ایک کسان منگو سکنہ بھینی نے سامنے سے آکر سلام مسنون اور مصافحہ کرنے کے بعد عرض کی کہ حضور تھوڑی دیر ٹھہر جاویں۔ میں کچھ گنے نذر کرنا چاہتا ہوں۔

حضورؑ نے فرمایا: "کچھ ضرورت نہیں تمہیں ثواب ہو گیا۔ اب تکلیف مت کرو" لیکن اس نے نہ مانا اور اصرار کیا حضرت اقدس نے فرمایا: اچھا میاں شادی خاں کو دے دو، وہ ہمارے واسطے لے آوے گا۔ مگر اس شخص نے نہایت ہی الحاح سے عرض کی کہ نہیں حضور ٹھہر جاویں اور حضور کے سارے ساتھی گنوں کی دعوت قبول کریں۔ یہ کہہ کر لپٹ گیا اور حضور کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کھیت میں لے گیا۔

حضرت اقدسؑ مسکرائے اور اس کے کھیت میں چند منٹ ٹہلتے رہے۔ اتنے میں اس نے گنے ڈھیر کئے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کے تمام ساتھیوں نے لے لئے۔ چلنے سے پہلے حضرت اقدس نے نہایت لطف اور مہربانی سے اس شخص کو بلا کر اس کا نام دریافت کیا اور اس کے صدق و خلوص محبت سے مسکرا کر رخصت ہوئے۔

اس واقعہ سے حضرت کے ہمراہیوں پر خاص اثر ہوا کہ لطف و شفقت سے اور فراخدلی سے حضرت اقدس پیش آئے اور یہ آپ کے اخلاق حمیدہ کا ایک نمونہ تھا۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۰)

۱۳۔ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۸ء۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حین حیات قادیان سے لاہور کا آخری سفر تھا۔ گاڑی بٹالہ سے لاہور کو جانے والی امرتسر پہنچی جس میں حضرت اقدس علیہ السلام رونق افروز تھے اور مخلصین جماعت احمدیہ امرتسر صدق اور عقیدت کا ایک نہ رکنے والا جوش اپنے آقا و مولا کی زیارت کے واسطے شوق بھرے دل لئے ہوئے پہلے ہی سے سٹیشن پر موجود تھے۔ ٹرین کے کھڑا ہوتے ہی تمام عقیدت مندان مخلص آگے بڑھ بڑھ کر سعادت مصافحہ اور شرف حضوری حاصل کرتے تھے۔ ہر کوئی یہی چاہتا تھا کہ میں آگے بڑھوں اور ان کے دلوں کا شوق عقیدت ان کے چہروں سے نمایاں تھا۔ جذب جو خاصہ خاصان خدا اور علامت بندگان عالی ہوتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کو بطور نشان عطا ہوتی ہے اس کا یہ عالم تھا کہ سٹیشن بھر کے جس انسان کے کان میں آپ کے نام پر پہونچا اس کے دل میں شوق زیارت نے گدگدی کی اور بے تحاشا بھاگا چلا آیا۔ وہ سلامتی کا شہزادہ اور محبوب خدا سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ میں متمکن تھے۔ جلال و شوکت و رعب و وقار، شہادت صداقت ادا کرنے کے واسطے حضور میں حاضر تھے۔ لوگ آتے اور زیارت کر کر کے چلے جاتے تھے۔ اہل ہنود اور سکھ صاحبان اپنے طرز میں اور مسلمان اپنے طریق سے سلام و نیاز عرض کرتے تھے۔ پلیٹ فارم کی جانب پلیٹ فارم پر اور گاڑی کے دوسرے پہلو سے لوگ پائیدان پر کھڑے کھڑکیوں میں سے حضور پرنور کی صورت دیکھنے کے واسطے شوق سے جھانکتے تھے اور سیری کسی کی نہ ہوتی تھی۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۵۴)

۱۴۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود نے ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو جان، جان آفرین کے سپرد کی۔ جب فجر کی اذان کان میں پڑی تو حضور علیہ السلام نے پوچھا: "کیا صبح ہو گئی"۔ جواب ملنے پر فجر کی نماز کی نیت باندھی اور ادا کی۔ آخری الفاظ۔ وہ الفاظ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے یہ ہیں:

"اے میرے پیارے، اے میرے پیارے، اے میرے پیارے اللہ، اے میرے پیارے اللہ۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۹)

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ عطا صاحبہ دار الصدر غربی ربوہ تعمیر مساجد کے لئے اپنے نانا مرحوم چوہدری غلام محمد صاحب کی طرف سے یک صد روپیہ ادا فرماتے ہوئے مطلع فرماتی ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ کو پاؤں میں چنبل کی تکلیف ہے اور ان کی بھانجی کو پولیو کی شکایت ہے۔ نیز انہیں کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقفِ عارضی اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسندِ خلافت پرمتمکن ہونے کے ایک سال بعد ہی جماعت کی تربیت اور قرآن کریم کی اشاعت کو وسعت دینے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت کا ایک حصّہ سست ہوگیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں وقفِ عارضی کی تحریک کروں اور اس سلسلہ میں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقفین چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ ورنہ اگر فرصت اور ضرورت کا احساس اس طرح شدت اختیار کرگیا تو شائد کوئی وقت ایسا بھی آجائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی پر فرض قرار دے دیا جائے گا کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولہواں یا دسواں حصّہ دین کے لئے دیتا ہے اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں پندرہ دن یا چھ ہفتے وقفِ عارضی کے لئے بھی دے تاکہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے۔ اسی طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جاسکے"

(خطبہ جمعہ الفضل ۴ نومبر ۱۹۶۶ء)

لہٰذا احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں حصّہ لے کر حضور کی اس آواز پر لبیک کہنے والوں میں شامل ہوں۔ خواتین بھی وقف کرسکتی ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں (۱) شادی شدہ خاتون اپنے شوہر کے ساتھ ہی وقف کرکے اُس مقام پر جاسکتی ہے جہاں اُس کے شوہر کو بھجوایا جائے گا (۲) اگر ایسا ممکن نہ ہو یا خاتون شادی شدہ نہ ہو تو وہ اپنے ہی شہر، قصبہ یا گاؤں میں وقف کے ایام گزار کر مقامی جماعت کی تربیت و تعلیم کریں گی۔

فارم برائے وقفِ عارضی نظارت ہٰذا سے طلب کئے جاسکتے ہیں۔ پُرشدہ فارم بھجوانے اور وقف کی مجوزہ تاریخ میں کم از کم ایک ماہ کا وقفہ ضرور ہوتا مقررہ وقت سے پہلے واقف اور متعلقہ جماعت کو اطلاع بھجوائی جاسکے۔

صدر صاحبان اور مربیانِ کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اختیار میں وقفِ عارضی میں شمولیت کی تحریک کرتے رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین ثم آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعا

۱۔ میرا بیٹا عزیزم شیخ حمید احمد رشید مینیجر سیکورٹی پی۔آئی۔اے کراچی ہسپتال میں بعارضہ قلب بیمار ہے۔ دوسرا بیٹا عزیزم شیخ جمیل احمد رشید ریونیو آفیسر واپڈا عرصہ ۲ ماہ دل کے عارضہ کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج رہا ہے۔ احباب ان دونوں کی جلد کامل صحت یابی اور عمر کے لئے دعا کرکے مشکور فرمائیں۔ نیز میرے تمام بچوں اور بچیوں کے لئے بھی دعا کریں جو پاکستان میں ہیں اور پاکستان سے باہر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو اور تمام مشکلیں اور پریشانیاں جلد دور کردے اور ہر میدان میں کامیاب و کامران رکھے۔

(بیگم شیخ مسعود احمد رشید گلگتی۔ گلبرگ لاہور)

۲۔ خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی چوہدری عبدالغفور صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا لڑکا منصور احمد چند ایام سے دماغی عارضہ سے بیمار ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہے۔ احباب کی خدمت میں بچّہ کی کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(چوہدری عبدالستار دفتر امانت وخزانہ ربوہ)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ولد مکرم چوہدری نور احمد صاحب وینس چک ۲۳ ٹو۔ جی۔ ڈی اوکاڑہ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۹ء کو لندن کے ایک ہسپتال میں خونی سرطان (BLOOD CANCER) کی بیماری کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم کے بڑے بھائی مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جو نیویارک ہوتے ہیں مرحوم کا جنازہ لندن سے یکم اگست کو اپنے آبائی گاؤں لائے اور اگلے روز ۲ اگست کو لواحقین کے ساتھ جنازہ کو تدفین کے لئے ربوہ لائے۔

بعد از نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کو قطعہ نمبر ۱ خاص میں دفن کیا گیا۔ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب واقفِ زندگی نے تدفین کے بعد دعا کرائی۔

مرحوم سالہا سال سے انگلینڈ میں مقیم تھے اور وہیں رہائش اختیار کرلی تھی۔ خوش شکل اور خوش اخلاق نوجوان تھے۔ نماز اور دیگر شرعی امور کے پابند تھے۔ اور جماعتی کاموں میں حسب استطاعت حصہ لیتے تھے۔ والدین، بہنوں بھائیوں کے علاوہ بیوہ اور ایک لڑکی ان کی یادگار ہے۔

جماعت کے بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر و استقامت کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(چوہدری رئیس احمد اسسٹنٹ مینیجر یو۔سی۔ایف۔ اوکاڑہ)

ٹنڈر مطلوب ہیں

زیر دستخطی کو سربمہر ٹنڈر برائے تعمیر چار رہائشی کوارٹرز اندرون احاطہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۲۹/۹/۲ بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے صبح پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اس تاریخ کے بعد موصول شدہ ٹنڈر قابلِ غور نہ ہوگا۔ شرائط وصولی ٹنڈر حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ٹنڈر دہندہ کو مبلغ ۵۰/- روپے (ناقابلِ واپسی) فیس ٹنڈر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں قبل از بھجوانے ٹنڈر جمع کرانی ہوگی اور رسید ہمراہ ٹنڈر بھیجنی ہوگی۔ اس کے بغیر ٹنڈر ناقابلِ پذیرائی تصور ہوگا۔

۲۔ ٹنڈرز تمام ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں بوقت ٹھیک گیارہ بجے کھولے جائیں گے۔

۳۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ نتیجہ ٹنڈر کا اعلان ہوتے ہی مبلغ تین ہزار روپے زرِ ضمانت داخل خزانہ صدر انجمن کرائے اور اقرار نامہ بر اشٹام پیپر مالیتی ۴/- روپے اپنے خرچ پر لکھوا کر اور تصدیق کرواکے نظامت جائیداد میں اندر ایک ہفتہ از ۲۹/۹/۲ داخل کرائے۔

۴۔ ٹنڈر دہندگان تعمیر کوارٹرز کے لئے اپنے ٹنڈر میں دو قسم کے نرخ درج کریں۔ یعنی بغیر میٹریل اور میٹریل کے ساتھ۔ ۲۱/۸/۷۹

ناظم جائیداد

صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان — ماہنامہ "انصار اللہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینی نصاب

امیدواران کارکنیت صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ اول اور درجہ دوم کی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے امیدواران کا امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب ہونے والے امیدواروں میں سے ہی حسب ضرورت کارکن لئے جاتے ہیں۔ دینی معلومات کا جو امتحان ہوتا ہے اس کا نصاب ذیل میں درج ہے تاکہ جب امتحان ہو تو امیدوار پوری تیاری کر کے آئیں۔

۱۔ پانچ ارکان اسلام۔ نماز باترجمہ۔ جنازہ کی دعا۔
۲۔ قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلے دو پارے باترجمہ۔
۳۔ پانچ حدیثیں معہ ترجمہ۔
(۴) کشتی نوح۔ برکات الدعا۔
۵۔ مضمون:۔ (ا) وفاتِ مسیح (ب) ظہور مسیح کے نشان (ج) جماعت احمدیہ کے عقائد۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن برائے امتحان امیدواران کارکنیت صدر انجمن احمدیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۹۷۹ء

مجالس انصار اللہ کے لئے سہ ماہی سوم کا مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے:۔

۱۔ قرآن مجید:۔ ترجمہ پارہ نمبر ۲ ربع اول
۲۔ کتب مسیح موعود علیہ السلام:۔ فتح اسلام
۳۔ بنیادی معلومات از صفحہ نمبر ۸۱ تا نمبر ۱۱۸

یہ امتحان مورخہ ۲۱ تبوک بمطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ہوگا۔ جملہ زعماء / ناظمین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ تمام انصار کو اس امتحان میں شامل ہونے کی تلقین کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

غانا مشن کے ایڈریس کی تبدیلی

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ غانا مشن کا ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ سے اکرا تبدیل ہو چکا ہے۔ جس کا پتہ درج ذیل ہے:۔

AHMADIYYA MOVEMENT GHANA
P.O. BOX 2327, ACCRA.
GHANA. W AFRICA.

دعائے خاص کی درخواست

میرے شوہر محترم میجر انصر احمد صاحب جو گزشتہ ماہ تربیتی پرواز کے دوران جہاز کو پیش ہو جانے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے تھے۔ تاحال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ انہیں گزشتہ کئی روز سے خون کی اجابت ہو رہی ہے اس لئے انہیں لگاتار خون دیا جا رہا ہے اب تک ۲۵ بوتلیں خون لگ چکا ہے اور ابھی مزید دیا جا رہا ہے۔ کمزوری اور نقاہت حد درجہ کی ہے جس کی وجہ سے سانس بے قاعدہ ہو جاتا ہے جس کے لئے بار بار آکسیجن لگانی پڑتی ہے۔

اب تک اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل کرتا چلا آ رہا ہے۔ ان کا ایک ایک سانس محض معجزانہ طور پر آ رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں اور سب احمدی بھائی بہنوں کی پُرخلوص دعاؤں سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں ہر تکلیف سے نکالتا رہا ہے اب پھر اسی کے فضل اور رحم کی سخت ضرورت ہے۔

۲ اگست کو خدا نے انہیں ایک پیاری سی بچی عطا کی ہے جس کا ابھی انہیں علم نہیں کیونکہ دماغی چوٹ کی وجہ سے ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں۔ آپ سب سے نہایت دردمندانہ دل سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی دے اور ڈاکٹروں کی کوششوں میں شفا رکھ دے اور اس معصوم بچی کے سر پر اس کے باپ کو سلامت رکھے اور لمبی عمر دے۔ آمین۔

(خاکسارہ بیگم میجر سید انصر احمد صاحب ۱۸ سرفراز رفیقی روڈ لاہور چھاؤنی)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی نعمت اللہ خان صاحب پسر جناب ماسٹر ماموں خان صاحب سابق ڈرل ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول قادیان و صحابی حضرت مسیح موعودؑ ۲۰ اگست ۱۹۷۹ء سحری کے وقت بلیئر کلینک حیدر آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم شوگر کے مریض تھے۔ اس دوران گینگرین کے مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ کاٹ دی گئی تھی مگر مرض اس قدر شدید ہو چکا تھا کہ جانبر نہ ہو سکے۔ نماز جنازہ مربی سلسلہ حیدر آباد مکرم محمد اشرف صاحب نے پڑھائی اور حیدر آباد ہی میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نہایت عبادت گزار، نیک فطرت، رحم دل اور ملنسار تھے۔

خاکسار جناب پریذیڈنٹ صاحب، جناب مربی صاحب اور خدام جماعت احمدیہ حیدر آباد کا ممنون ہے جنہوں نے مرحوم کی آخری بیماری کے دوران خون کے عطیات بہم پہنچائے اور ہر طرح سے تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد خان ابن ماسٹر ماموں خان صاحب مرحوم عیسیٰ آباد۔ سندھ)

خوابوں کی تعبیر میں

تعبیر الرؤیا سے متعلق معیاری کتاب جس میں اقتباسات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔ بزرگان سلف اور جدید معبرین کی بیان کردہ دو ہزار سے زائد خوابوں کی تعبیریں اور کئی دلچسپ حکایات۔ قیمت صرف چھ روپے۔

شائع کردہ:۔ احسان الحق پرویز ۲/۲۵ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ ۔۔۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ ۔۔۔ لاہور

فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

حضرت حکیم نظام جانؒ کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ

فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۳۸

نگران

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جانؒ

رجسٹرڈ درجہ اول

الفضل میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے!

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴